سوال نمبر2(الف) (i)

پہلا ہفتہ

میرزا عبدالقیوم کا پہلا ہفتہ اس طرح گزرا جس طرح وہ گزارنا چاہتے تھے۔ مطلب جو وہ اپنے ذہن میں سوچ رہے تھے، ویسا ہی ہوا۔ ان سے لوگ ملاقات کے لیے آتے رہے۔

سوال نمبر2(الف) (ii)

میرزا عبدالقیوم سے ملاقات کے لیے اس کے دفتر کے پرانے ساتھی آتے رہے اور اس کے پوتے پوتیاں کھانا اور چائے پہنچاتے رہے۔

سوال نمبر2(الف) (iii)

میرزا عبدالقیوم کھانا عموماً اپنے کمرے میں کھاتا تھا۔ کھانا اور چائے اس کا پوتا اور پوتیاں اس کے کمرے میں پہنچاتے تھے۔

سوال نمبر 2 (الف) (iv)

مصنف کے مطابق میرزا عبدالغیوم کو اس بات کا یقین تھا، کہ یہ سب ہنگامے، یہ ملنا جلنا سب **عارضی** ہے، اور ایک دن یہ سب کچھ **رک** جائے گا۔ اس کے احباب ملنے آنا بند کر دیں گے۔

سوال نمبر 2 (الف) (v)

وہ اپنی بہو کو یہ سمجھانا چاہتا تھا کہ وہ اپنے بچوں کے ساتھ **مادرانہ شفقت** اختیار کرے، تاکہ اس کے ڈانٹنے کی آواز اسے مت سنائے۔

سوال نمبر 2 (الف) (vi)

بچے اس کے کمرے میں جوتے **اتارے** بغیر آتے، اور ان جوتوں کے ساتھ **قالین خراب** کر دیتے۔

سوال نمبر 2(الف)(vii)

وہ اپنے کمرے میں قالین سے متعلق یہ احتیاط چاہتا تھا، کہ قالین پر جوتے نہ لائے جائیں۔

سوال نمبر 2(الف)(viii)

تلخیص :

عنوان :- گھر میں پہلا ہفتہ

میرزا عبد القیوم کے پہلے ہفتے میں ملاقات اور گھریلو ہنگامے چلتے رہے۔ لیکن آسے لگا کہ سب عارضی ہیں۔

سوال نمبر 2(ب) (i)

گنوانے کی سزا

مسلمانوں کو اسلاف کی میراث گنوانے کی یہ سزا ملی، کہ وہ **زوال** کا **شکار** ہو گئے، اور آسمانوں کی سربلندیوں سے گر کر **پستی** میں آ گرے۔

سوال نمبر 2(ب) (ii)

منظر کشی

صبح کی منظر کشی اس طرح کی گئی ہے، کہ صبح کی **ہوا** آہستہ آہستہ **چل** رہی ہے، پرندے ~~اڑان~~ **آذانیں** نکال رہے ہیں۔

سوال نمبر 2(ب) (iii)

تیسرے شعر میں محبوب کی مسکراہٹ پر شاعر دل کے ساتھ ساتھ **جان** بھی **قربان** کرنے کو تیار ہے۔

سوال نمبر 2(ب) (iv)

بازیچۂ اطفال

بازیچۂ اطفال سے مراد: بچوں کے کھیلنے کی جگہ ہے۔
یہ دنیا ایک کھیل ہے، دن رات کا تماشا ہے۔ بازیچۂ اطفال
سے مراد بھی بچوں کا کھیل ہے۔

سوال نمبر 2(ب) (v)

مصنف کی مشکلات

پانچویں شعر میں مصنف کی ان مشکلات کا ذکر کیا ہے،
کہ ~~تم~~ کہ ان کو سننے کی آزادی نہیں ہے، اذن
سماعت پر پہرے لگے ہوئے ہیں۔

سوال نمبر 2(ج) (i)

کنایہ: لغوی معنی: کنایہ کے لغوی معنی "پوشیدہ بات"، "چھپی ہوئی بات" یا "مبہم بات" کے ہیں۔

اصطلاحی معنی: اصطلاح میں کنایہ سے مراد، جب لفظ کلام میں اپنے **حقیقی** کے بجائے **مجازی** معنوں میں اس طرح استعمال ہوں، کہ اس کے حقیقی معنی بھی مراد لیے جاسکیں۔

شعری مثال:

؎ پھر وہ شرابِ کہن مجھ کو عطا کر کے میں
ڈھونڈ رہا ہوں توڑ کے جام و سبو

نشاندہی:

شرابِ کہن (پرانی شراب) یعنی پرانے لوگوں جیسا ایمان کنایہ ہے۔

سوال نمبر 2(ج) (ii)

"احمد خط لکھ رہا تھا"

ترکیبِ نحوی:

← یہ جملہ "فعلیہ" ہے، جس میں مسندالیہ "احمد" اور مسند "لکھ رہا تھا" ہے۔

فاعل: احمد
مفعول: خط
فعلِ تام: لکھ رہا تھا

سوال نمبر2(ج) (iii)

مجازِ مرسل: مجازِ مرسل سے مراد جب کلام میں لفظ اپنے **حقیقی** کے بجائے **مجازی** معنوں میں استعمال ہوں اور ان دونوں کے درمیان **تشبیہ** کے علاوہ کوئی اور تعلق ہو۔

شعری مثال:

تو جہاں ناز سے قدم رکھ
وہ زمیں آسماں سے پیاری

نشاندہی:

قدم (جزو) کہہ کر محبوب (کُل) مراد لیا گیا ہے۔

سوال نمبر2(ج) (iv)

قوسین [( )]: علامتِ قوسین **اضافی معلومات** کو جملے جملوں میں بتانے کے لیے استعمال ہوتی ہے۔

مثال: ← مریم (جو سادہ کی بہن ہے) باہم آئی ہے۔

ترچھا خط [/]: ترچھا خط **دفتری مراسلات** کا حوالہ دینے کے لیے مختلف قسم کے بیانات، مسودات کے اندر اجات میں متبادل یا اسماء و **افعال** کے درمیان لگائی جاتی ہے۔

مثال: مسمی / مسماۃ

سوال نمبر 3 (صفحہ نمبر 1)

حوالہ متن:

سبق کا نام: کچھ ذریعۂ تعلیم کے بارے میں

مصنف کا نام: ڈاکٹر عبداللیث

تشریح:

یہ اقتباس سبق "کچھ ذریعہ تعلیم کے بارے میں" سے لیا گیا ہے۔ اس سبق میں مصنف نے ہمارے تعلیمی نظام پر تنقید کرتے ہوئے اس کی ~~کچھ~~ خامیاں خامیوں پر روشنی ڈالی ہے۔ اور ~~ہم~~ بہتری کے لیے تجاویز بھی دی ہیں۔

ڈاکٹر عبداللیث اردو ادب کے نامور مصنف ہیں، جنھوں نے مختلف موضوعات پر مضامین درج کیے ہیں۔ اس مضمون میں وہ ہمارے تعلیمی نظام کے ایک اہم پہلو کو پیش کر رہے ہیں۔ ہندستان میں انگریز آئے اپنی تہذیب، ثقافت اور تمدن لے کر، جس میں انگریزی زبان بھی شامل تھی۔ ہمارا ملک اس انگریزی زبان کو صحیح طریقے سے اپنا نہیں پایا، اس کے علوم نہیں سمجھ پایا۔ اور انگریز یہ ملک چھوڑ کر اپنی زبان نا تعارف کروا کر چلے گئے، لیکن وہ دن، اور آج کا دن ہے، کہ پاکستانیوں کو ابھی تک انگریزی زبان دیسی اور روانگی کے ساتھ بولنی نہیں آتی۔ زبان میں روانگی ہونا کسی بھی ملک کی ترقی میں اہم کردار ادا کرتی ہے، کیوں کہ جب کوئی ملک سائنسی ترقی کرتا ہے۔ تو وہ اپنا سائنسی کام اپنی زبان میں، جس میں اس کی عبارت ہو، جس میں

سوال نمبر 3 (صفحہ نمبر 2)

وہ رواں ہوں، اس میں درج کرتا ہے - لیکن ہمارے ملک نے اردو زبان کو **ساتویں** کلاس میں **ترجیح** نہ دی، اور اس کی جگہ انگریزی کو بھانپنے کی کوشش کی، لیکن انگریزی میں پاکستان کا پہلے سے ہی **رواں** نہ ہونے کے باعث **ناکامی** ہی حاصل ہوئی، اور آج نہ ہم **اردو** زبان کے رہے ہیں، اور نہ انگریزی -

جب قومیں اپنی زبان بھلا دیتی ہیں
ذلیل ہی نہیں، رسوا ہو جاتی ہیں

انگریزوں نے ہمارے ملک میں **انگریزی** زبان کا **تعارف** تو کروا دیا، لیکن ہم اس کو صحیح سمجھ نہ سکے - جب ہندستان میں انگریز جب آئے، تب سے لے کر **اسکولوں** میں، **مدرسوں** میں، اور ~~جنی~~ **کالجوں** میں انگریزی زبان ایک **مضمون** کے طور پر پڑھائی گئی ہے، لیکن **افسوس** ہے کہ ہم اسے اب تک **روانگی** کے ساتھ نہیں بول پائے ہیں، اس حد تک کہ ہم اپنے **مغربی ممالکوں** کے ساتھ ساتھ اپنے **ہمسایہ ممالکوں** کے سامنے بھی **شرمندہ** ہو کر رہ گئے ہیں، اپنی **جاہلیت** کے باعث -

سوال نمبر 4 (صفحہ نمبر 1)

نظم کا نام: آدمی نامہ

شاعر کا نام: نظیر اکبر آبادی

تشریح:

نظیر اکبر آبادی اردو کے نام ور شاعر ہیں، جن کی نظمیں سادہ، اور زندگی کے مختلف پہلوؤں پر مبنی ہوتی ہیں۔

تشریح طلب شعر میں شاعر آدمیوں کی مختلف شکلوں پر ہمیں غور کرنے کی دعوت دے رہے ہیں۔ دنیا میں مختلف قسم کے آدمی پائے جاتے ہیں، ایک وہ ہیں جو لوگوں کے لیے اپنی جان کی پروا کیے بغیر بڑے بڑے کارنامے سر انجام دیتے ہیں، بہادر ہوتے ہیں، بزدل نہیں ہوتے، اور لوگوں کی جانیں بچانے سے پہلے ایک لمحہ بھی نہیں سوچتے۔

؎ یہ لوگ وہی جہاں میں اچھے
آتے ہیں جو کام دوسروں کے

دوسری قسم کے آدمی وہ ہیں، جو بزدل ہیں، لالچی ہیں، اپنے بارے میں صرف سوچنے والے لوگ ہیں۔ ایسے آدمی ہیں، جو دنیا کی تباہی و بربادی کا سبب بنتے ہیں، اپنے اور اپنے نفس کی پیروی کرتے ہیں، اور دوسروں کی جان لینے سے پہلے ایک لمحہ بھی نہیں رک کر اپنے گناہ پر غور و فکر

سوال نمبر 4 (صفحہ نمبر 2)

کرتے ہیں۔ کچھ آدمی ~~ھ~~ **صاحبِ اختیار** ہوتے ہیں، ~~کھاب~~ **صاحبِ اقتدار** ہوتے ہیں، جن کو زمین میں اقتدار بخشا گیا ہوتا ہے۔ ہم ان لوگوں کی بات دوسرے لوگ مانتے ہیں، ان کے ~~بنائے~~ بنائے ہوئے **قوانین** پر لوگ **عمل** کرتے ہیں، مگر ان کو یہ اقتدار بنانے والے، **سوچنے** والے بھی **آدمی** ہی ہیں، کوئی دوسری مخلوق نہیں ہے۔

کچھ آدمی، جن کو اقتدار بخشا گیا ہے، وہ اس سے اچھا کام لے رہے ہیں، اپنی طاقت پر کمنڈ نہیں رکھ رہے ہیں، مگر ان کے برعکس وہ لوگ بھی ہیں، جو طاقت ہونے کی وجہ سے لوگوں پر **رعب و دبدبہ** ڈالتے ہیں۔ **کنیزوں، ملازموں** کو **چیخ** چیخ کر پکارتے ہیں، ان کی **توہین** کرتے ہیں جب کوئی **کام** سیدھے طریقے سے نہ ہوا ہو، اپنا **رعب جھاڑنے** کے لیے، وہ اپنے آپ کو ان سے بڑا سمجھتے ہیں۔ اور جو لوگ، جن کو وہ **حقیر** جانتے ہیں، وہ بھی آدمی ہیں، یعنی کہ چیخ کر بلانے والا بھی، اور اس چیخ پر دڑ میں بھاگنے والا بھی، سب ہی دن کے آخر میں آدمی ہی ہیں، **اللہ کی ہی مخلوق** ہیں۔

سوال نمبر 5 (صفحہ نمبر 1)

غزل: اثر اس کو ذرا نہیں ہوتا

شاعر کا نام: مومن خان مومن

تشریح:

مومن خان مومن اردو ادب کے **ادل غزل گو** شاعر ہیں، جن کا **اندازِ بیان سادہ**، مگر پر اثر اور دلکش ہے۔

تشریح طلب شعر میں شاعر کہتے ہیں کہ یہ دنیا ممکنات کی دنیا ہے، یہاں سب کچھ ممکن ہے، آج کے دور میں کئی **ناممکنات ممکنات** میں تبدیل ہو چکے ہیں، لیکن مجھے شاعر کو وہ کہ اپنی **حسرتوں** پر **ترس** آتا ہے کہ ایک ایک چیز نہیں ممکن، وہ میرے محبوب کا مجھے ملنا ہے۔

؎ وہ آج بھی صدیوں کی مسافت پہ کھڑے ہیں
ڈھونڈا تھا جسے وقت کی دیوار گرا کر

شاعر کہتے ہیں کہ میرے محبوب نے میری محبت کو ہر ذاویے سے جانچنے کے باوجود میرے سے **وفا** نہیں کی۔ نہ جانے مجھ سے وہ اتنا **نالاں** کیوں ہے۔ میں نے **محبتوں** اور **وفاؤں** کا دم تو ڈیا، لیکن وہ آج بھی **ظلم و ستم** کو اپنا شعار بنائے ہوئے ہے۔

؎ ساری دنیا کے ہیں، وہ میرے سوا
میں نے دنیا چھوڑ دی جن کے لیے

محبوب کا **ملنا**، ایک حسرت ہی رہ گئی ہے، شاعر کی، جو کبھی پوری نہیں ہو سکتی۔

سوال نمبر 5 (صفحہ نمبر 2)

شعر نمبر ۲۔

غزل: اثر اس کو ذرا نہیں ہوتا

شاعر کا نام: مومن خان مومن

تشریح:

مومن خان مومن اردو غزل کے بڑے شاعر ہیں، جنھوں نے شاعری کو نئی جہت اور محبت کے جذبے سے مزین کیا۔

تشریح طلب شعر ~~میں~~ صنعتِ حسنِ تعلیٰ کی مثال ہے، جو دیکھنے میں سادہ لگتا ہے، مگر اپنے اندر بہت گہرائی سمیٹے ہوئے ہے۔ مومن کے اس شعر کی تعریف مرزا اسد اللہ خاں غالب نے کی ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ جب میں تنہا ہوتا ہوں، اور یاد کی دریچے میں جھانکتا ہوں، تو وہاں میرا ایک ایسا ساتھ ہے، جو مجھے تنہا نہیں ہونے دیتا، گویا یادِ تنہائی میرے لیے ایک تحفہ بن گئی ہے۔

؎ میری رات کا چراغ
میری نیند ہے تو

شاعر کہتے ہیں کہ تنہائی میں میرا ایک ایسا ساتھ ہے، جو میرے روح اور جسم سے جڑا ہوا ہے، اور وہ میرے محبوب کا ہے، گویا تنہائی میرے لیے ایک اذیت نہیں بلکہ انمول تحفہ ہے۔

سوال نمبر 6 (صفحہ نمبر 1)

امتحانی مرکز
ا-ب-ج
تاریخ: ۹ اپریل، ۲۰۲۶

محترم ریاضی معلمہ، ~~اے-بی-سی~~ ا-ی-ے!

السلام علیکم!

میں یہ خط آپ کی ریاضی میں مہارت ہونے کی وجہ سے لکھ رہی ہوں - معلمہ صاحبہ! میں آپ کی طالب علم ۵-ع-غ آپ سے ایک اہم مسئلہ جو مجھے حل کرنا ہے، اس کے بارے میں خط لکھ رہی ہوں -

معلمہ صاحبہ! کل میں امتحانات کی تیاری کرنے کے لیے ریاضی کی کتاب کھول کر بیٹھی ہوئی تھی، اور ان سوالات کو ڈھونڈ رہی تھی، جن میں مجھے ابھی تک اتنی مہارت حاصل نہیں ہوئی، اور سمجھ میں نہیں آتے ہوئے - میں یہ اس لیے کر رہی تھی، تاکہ امتحان سے ایک دن پہلے مجھے کوئی مشکل نہ ہو، اور میں آسانی سے دہرائی کر لوں - میں نے چار سوال ایسے ڈھونڈے، جس میں سے تین میں نے خود سے سمجھ لیے ہیں، مگر میں چوتھا سمجھنے سے قاصر ہوں - چناں چہ آپ سے استدعا ہے، کہ یہ سوال آپ مجھے کسی طریقے سے سمجھا دیں - اس طرح کرنے سے میرا سارا سلیبس مکمل ہو جائے گا - آپ میری لیے تھوڑا سا وقت نکال کر اس سوال کو، جو میں آپ کے پاس لاؤں گی، سمجھا دیجیے -

سوال نمبر 6 (صفحہ نمبر 2)

مجھے امید ہے کہ آپ میری گزارش پر غور ضرور کریں گی۔ آپ مجھے اطلاع بھیج دیجیئے گا جب آپ پہنچنے سمجھانے کے لیے تیار ہو جائیں گی۔ میں آپ کے خط کی منتظر رہوں گی۔

والسلام
آپ کی مخلص
د۔ڈ۔ذ

سوال نمبر 7 (صفحہ نمبر 1)

پاکستان کے مسائل اور حل

"تصور کریں ایک ایسا پاکستان، جہاں باذاد جا کر آپ بٹوے میں پیسے نہ باد باد گنیں، استانیاں چائے پینے اور گالیاں دینے کے بجائے کام کی چیز پڑھائیں، سست لوگ بھکاری بن کر سڑک سے غائب ہوں، اور آپ کا ذہن سکون سے بھرا ہو۔" ایسا پاکستان صرف تخیل کی دنیا ہی میں نہیں، اصل میں بھی ایسا ہو سکتا ہے، اگر ہم ایک ایک کر کے مسائل کو حل کریں۔

عمل سے بنتی ہے زندگی جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری

پاکستان کی آدھی سے زیادہ عوام ذہنی مریض صرف ایک بنیادی چیز کی وجہ سے بنی ہوئی ہے، اور وہ مہنگائی ہے۔ آج کل کے دور میں تو پھل اور سبزیاں، جو اللہ کی اگائی ہوئی چیزیں ہیں، جس کے بننے میں انسان اتنا اہم کردار ادا کرتا بھی نہیں ہے، وہ بھی مہنگائی کے عروج پر پہنچی ہوئی ہیں۔ ~~کھانا~~ کھانے کے علاوہ چھوٹے بچے بچوں کی بنیادی ضروریات کی چیزیں، جیسے دودھ، کپڑے اور دیگر اشیاء بھی اتنے مہنگے ہو گئے ہیں، کہ ماؤں کو بچوں کا خیال رکھنے

میں شدید مشکل کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

پاکستان کا مغربی ممالک کے ساتھ ساتھ اپنے ہمسایہ ممالک سے بھی ترقی میں پیچھے ہونے کی وجہ اس کا بیمار تعلیمی نظام ہے۔ ملک میں ذرا سا دھماکہ، مارچ، یا کوئی کشمکش ہوتی ہے، تو سب سے پہلے حکومت کو تعلیمی ادارے بند کروانے ہی یاد آتے ہیں، باقی سرگرمیاں، جیسے کہ شاپنگ، اور میلے، اپنے وقت پر چلتے رہتے ہیں، جو ہماری تعلیم کی حیثیت کو ظاہر کرتا ہے۔ ہر سال نئی کتابیں الگ نام سے شائع کی جاتی ہیں، تاکہ لوگ خریدیں، اور حکومت کو ملیں، جو وہ اپنی ذاتی خواہشات پر لگا دیں۔ تعلیمی نظام ایک کاروبار بن چکا ہے، جس میں بچوں کو اچھی تعلیم فروخت کرنے سے زیادہ، پیسے کمانے پر زور ہے، ہمارے ملک کا یہ کلنوائی اپنے عروج پے پہنچی ہوئی ہے۔

"تعلیم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے"

سوال نمبر 7 (صفحہ نمبر 3)

پاکستان میں، چاہے کوئی پادک ہو، یا بس،
کسی بندے کو اگر کچھ کہہ دیا جائے، تو جس سستی
کے ساتھ وہ کام کرتا ہے، اس کی مثال اور کہیں نہیں
ملتی۔ پاکستان، صحت، اور توانائی کے لحاظ سے، کافی
ملکوں سے پیچھے رہ گیا ہے، جو ہماری غذا، جس میں
ہزار ملاوٹیں ڈالی گئی ہوتی ہیں، اس کی وجہ سے ہے۔

آپؐ کا فرمان ہے:

"اور اللہ قوی مومن پسند فرماتا ہے"

ان تمام باتوں کے بعد، ان مسائل کا حل
صرف ایک چیز میں ہے، اور وہ اپنی مدد آپ کے
اصول میں ہے۔ جب لوگ اپنی غلطیاں مانیں گے،
محنت سے کام کرنا شروع کریں گے، تبھی مہنگائی بھی
کسی حد تک کم ہو سکے گی۔ حکومت کو چاہیے
کہ وہ دوسرے ممالک کے ساتھ تجارت بڑھائیں تاکہ مہنگائی
کا مسئلہ حل کیا جا سکے، تعلیمی نظام میں اچھے اور
ایماندار لوگ رکھے، اور ٹیکس کے پیسے اسکولوں پر
لگائے، اور کسانوں پر بھی تاکہ ان تمام مسائل کا
خاتمہ ہو سکے۔

؎ خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال اپنے آپ بدلنے کا